Seerat un Nabi

sallallahu alaihi wassallam

(two)

Makkah

Ibrahim (a)

Ismaeel (a)

أَمْ لَهُمْ ءَالِهَةٌ تَمْنَعُهُم مِّن دُونِنَا ۚ
لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا
هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ
بَلْ مَتَّعْنَا هَٰٓؤُلَآءِ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ
طَالَ عَلَيْهِمُ ٱلْعُمُرُ ۗ

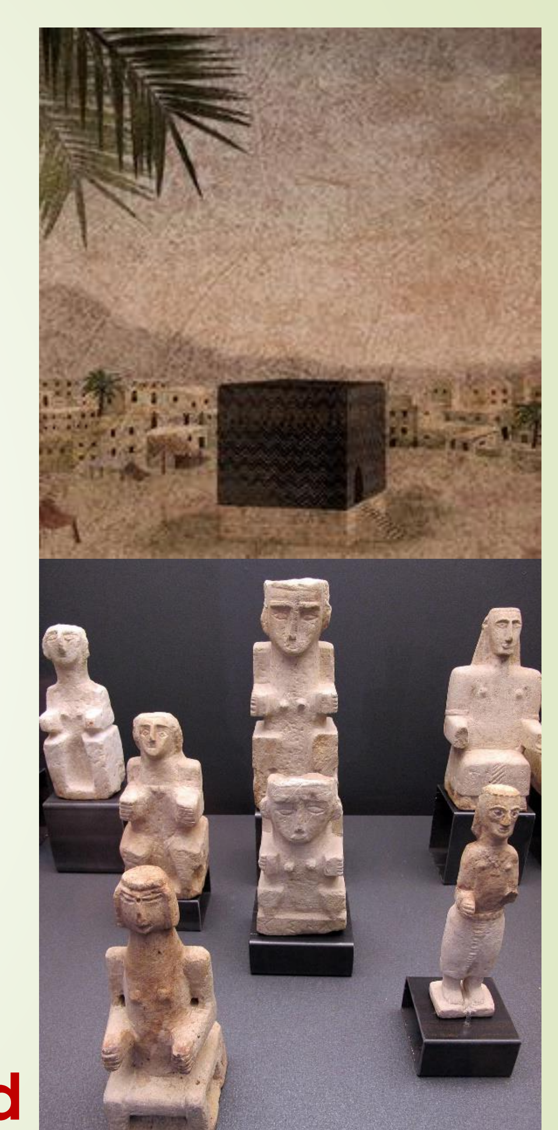
Muhammad (s.a.w.)

2500+ years

TAUHEED

SHIRK

Iblees misguided people into adding many false gods

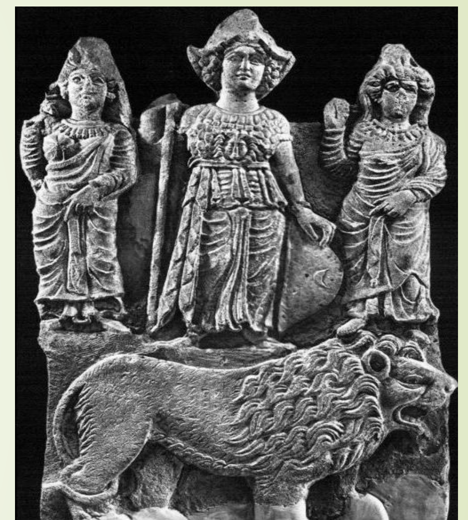


Hajj and Umrah

أَفَرَءَيْتُمُ ٱللَّـٰتَ وَٱلْعُزَّىٰ وَمَنَوٰةَ ٱلثَّالِثَةَ ٱلْأُخْرَىٰٓ

إِنْ هِىَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَـٰنٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ

Each tribe had its own IDOL

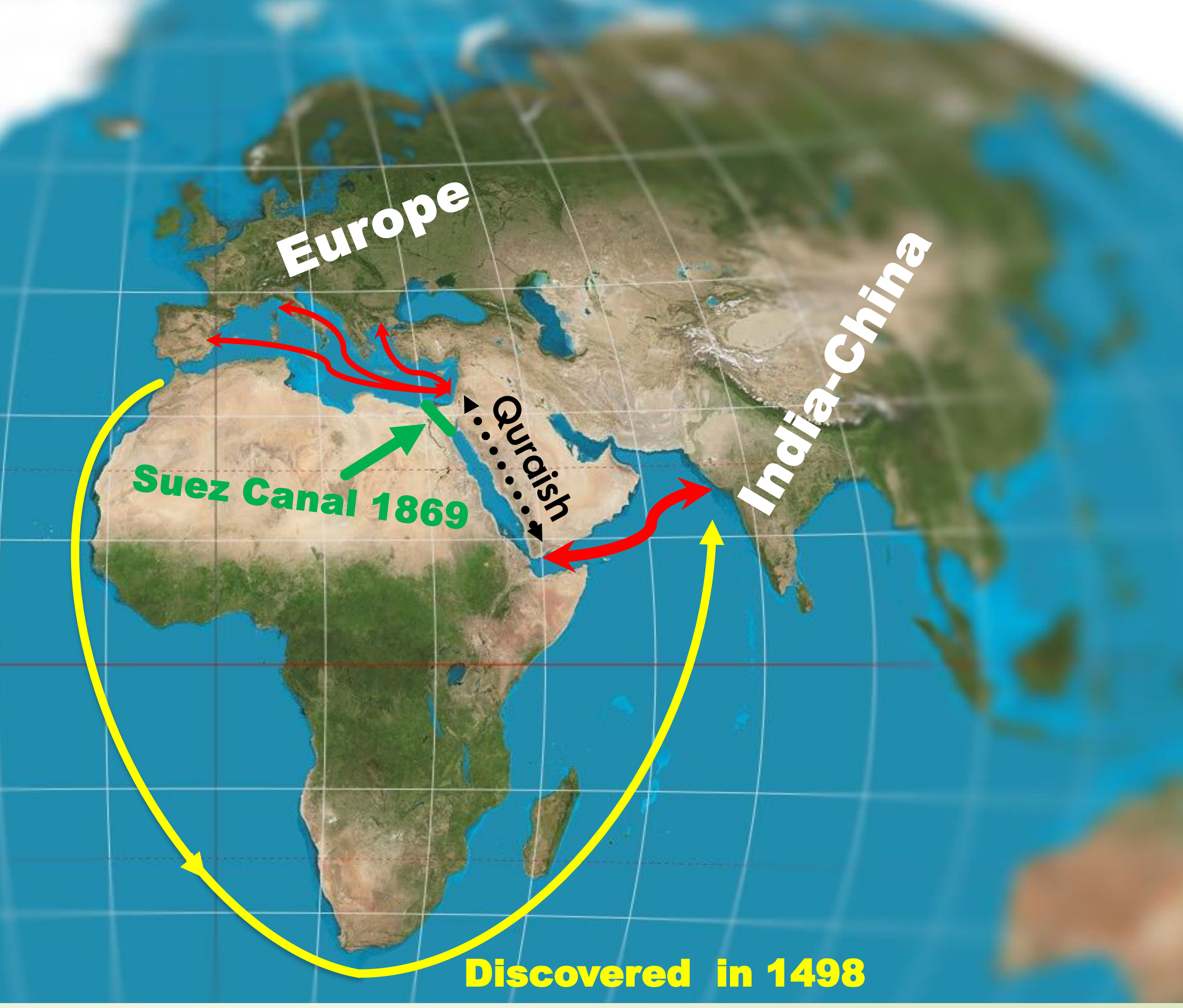




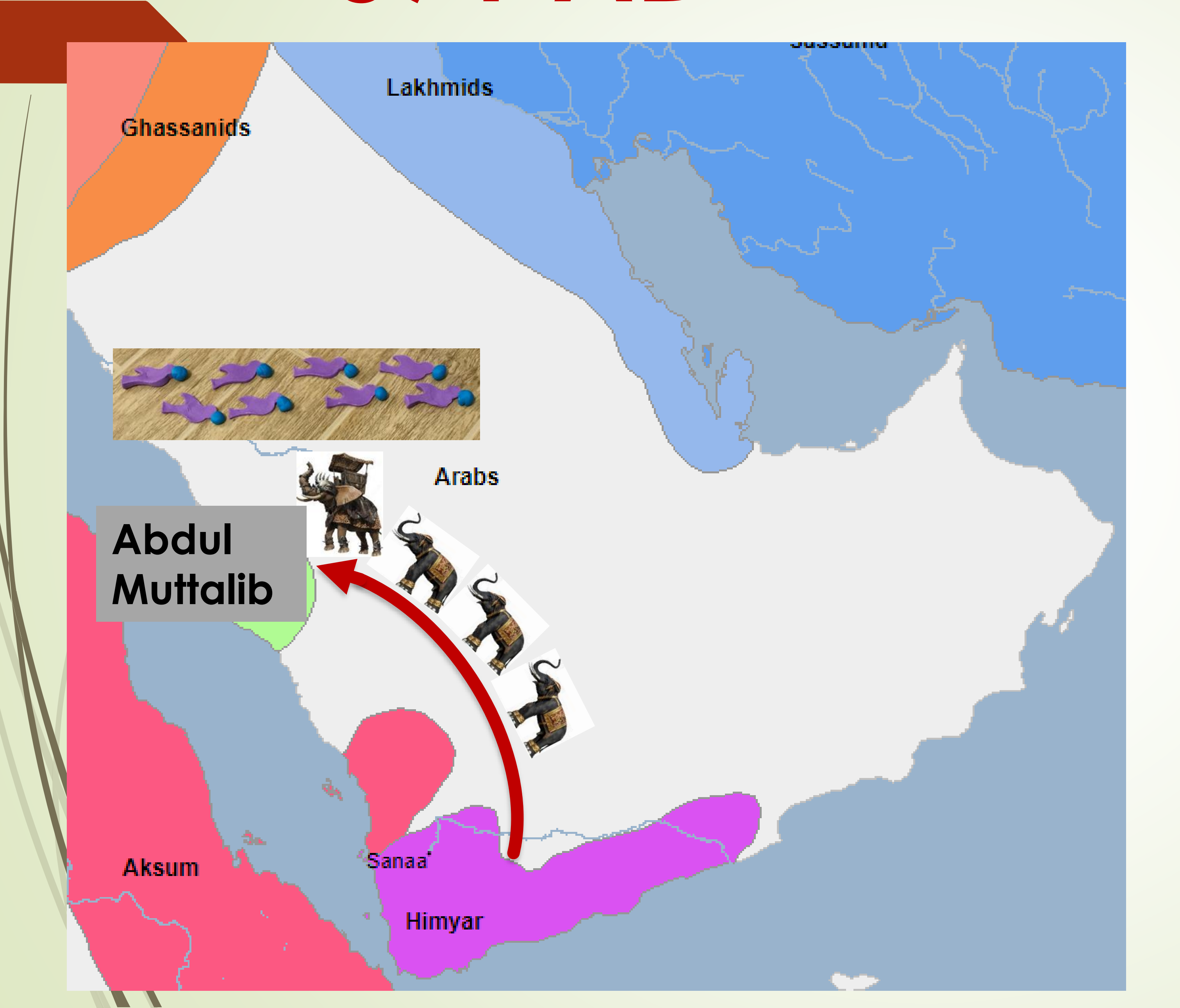
Qusai bin Kilaab gathered Quraish in Makkah

Hashim bin Qusai emabled Quraish to trade

Abdul Muttalib bin Hashim rediscovered ZamZam



571 AD



The Year of the Elephants

- Abraha tried to attack Ka'aba with army of elephants
- Abdul Muttalib faced Abraha
- Allah SWT saved it with flock of birds

سُورَةُ الفِيل

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

أَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصۡحَـٰبِ ٱلۡفِيلِ (١)

أَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِى تَضۡلِيلٍ (٢)

وَأَرۡسَلَ عَلَيۡہِمۡ طَيۡرًا أَبَابِيلَ (٣)

تَرۡمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ (٤)

فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّأۡڪُولِۭ (٥)

سُورَةُ قُرَيش

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

لِإِيلَـٰفِ قُرَيۡشٍ (١)

إِيلَـٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ ٱلشِّتَآءِ وَٱلصَّيۡفِ (٢)

فَلۡيَعۡبُدُواْ رَبَّ هَـٰذَا ٱلۡبَيۡتِ (٣)

ٱلَّذِىٓ أَطۡعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَءَامَنَهُم مِّنۡ خَوۡفِۭ (٤)

سُورَةُ الماعون

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

أَرَءَيۡتَ ٱلَّذِى يُكَذِّبُ بِٱلدِّينِ

فَذَٰلِكَ ٱلَّذِى يَدُعُّ ٱلۡيَتِيمَ

وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ ٱلۡمِسۡكِينِ

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّينَ

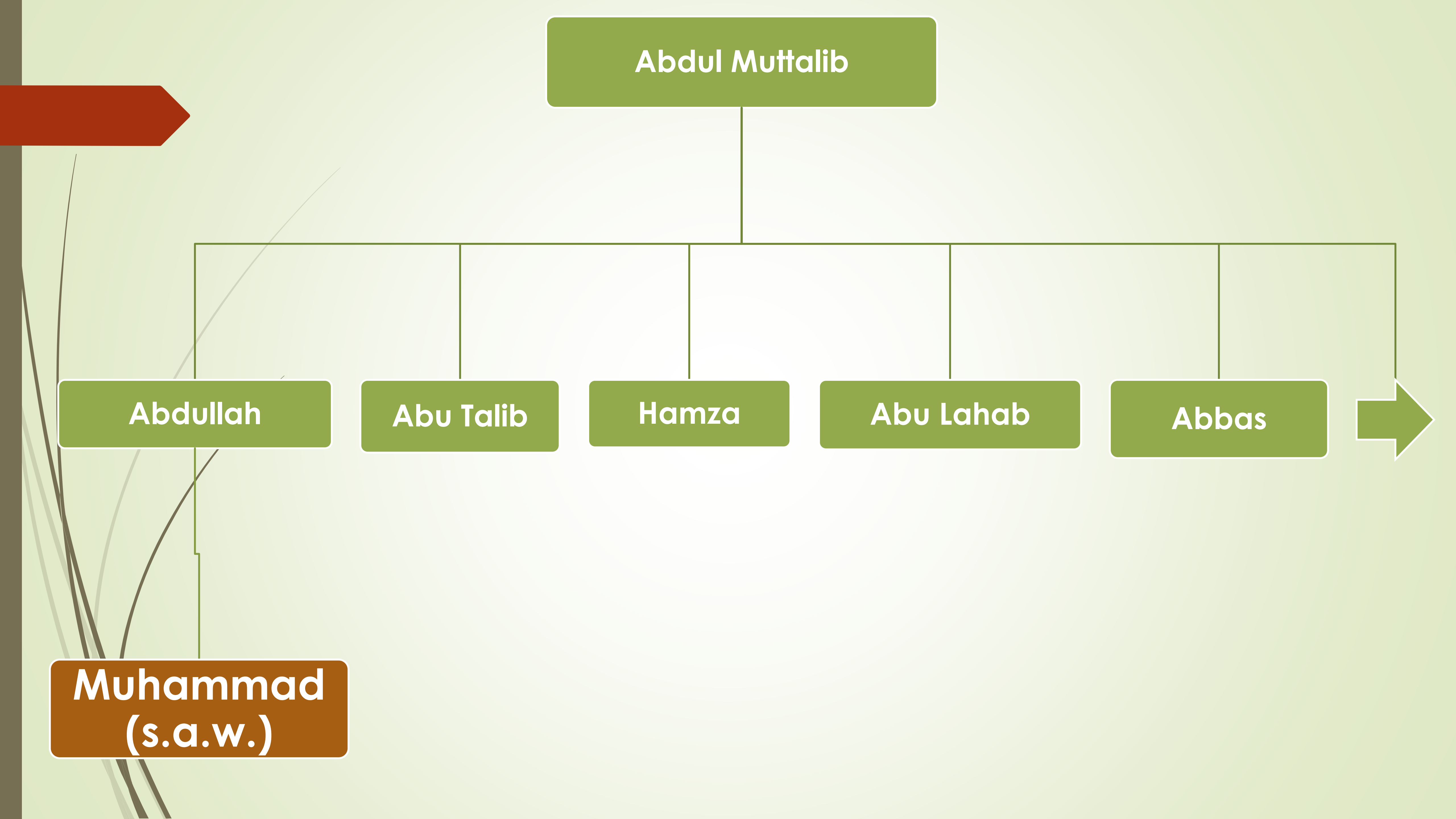
ٱلَّذِينَ هُمۡ عَن صَلَاتِہِمۡ سَاهُونَ

ٱلَّذِينَ هُمۡ يُرَآءُونَ

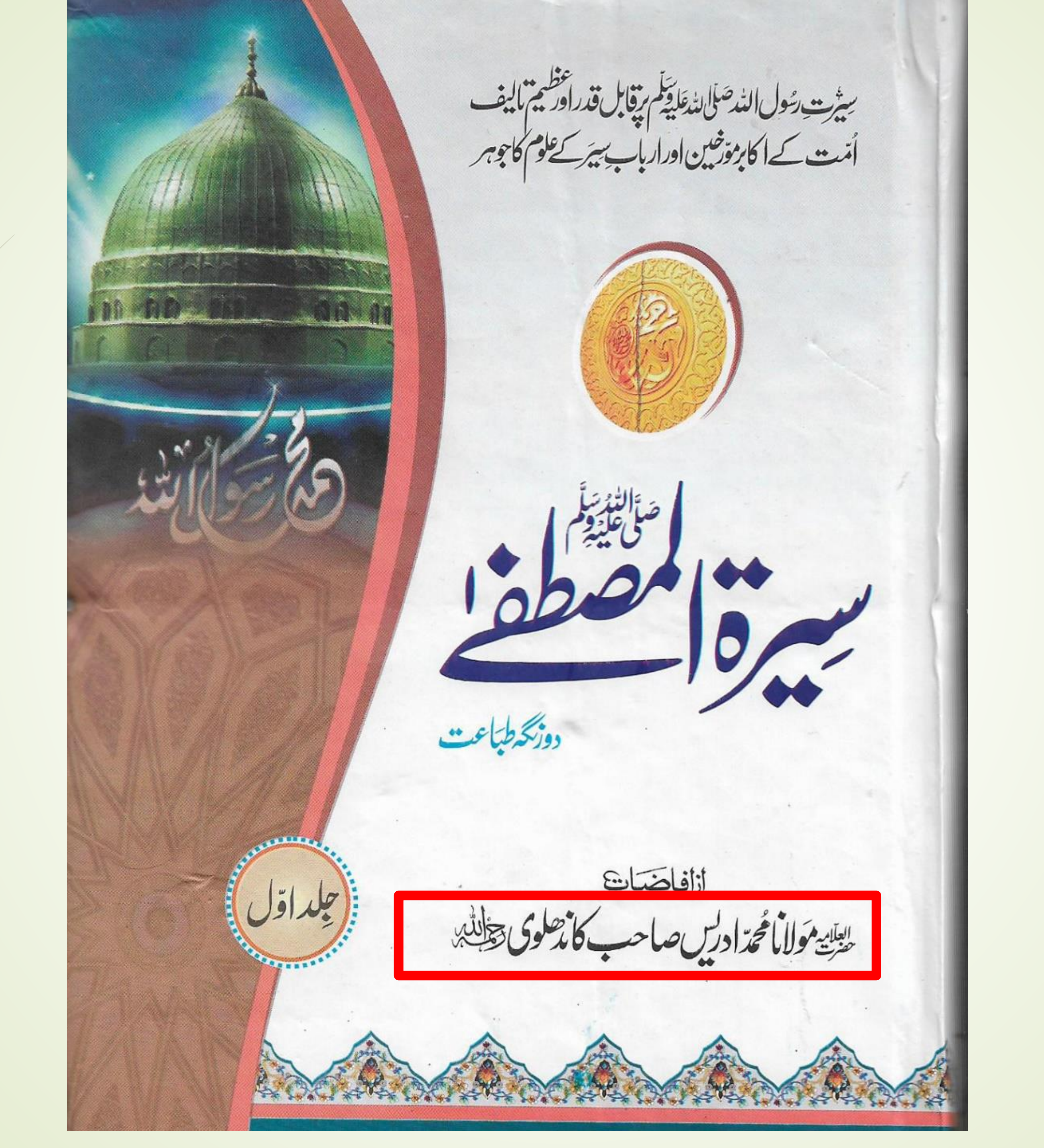
وَيَمۡنَعُونَ ٱلۡمَاعُونَ

People of Makkah before Islam

- Don’t believe in Aakhira
- Don’t help others
- Have worship traditions
- Religious Society/Miracle Society
- Very bad charater



Abdul Muttalib
Abdullah
Abu Talib
Hamza
Abu Lahab
Abbas
Muhammad (s.a.w.)



سیرتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قابل قدر اور عظیم تالیف
اُمت کے اکابر مورخین اور اربابِ سیر کے علوم کا جوہر
سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
دورنگہ طباعت
ازافاضات
حضرت العلامہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ
جلد اوّل

(۱) عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ۔ فاطمہ بنت عبداللہ فرماتی ہیں
کہ میں آنحضرت ﷺ کی ولادت کے وقت آمنہ کے پاس موجود تھی تو اس وقت یہ دیکھا
کہ تمام گھر نور سے بھر گیا اور دیکھا کہ آسمان کے ستارے جھکے آتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھ کو
یہ گمان ہوا کہ یہ ستارے مجھ پر آ گریں گے۔

عقیقہ اور تسمیہ

ولادت کے ساتویں روز عبدالمطلب نے آپ کا عقیقہ کیا اور اس تقریب میں تمام قریش کو دعوت دی اور محمد آپ کا نام تجویز کیا۔ قریش نے کہا کہ اے ابو الحارث "ابوالحارث عبدالمطلب کی کنیت ہے" آپ نے ایسا نام کیوں تجویز کیا جو آپ کے آباؤ اجداد اور آپ کی قوم میں سے اب تک کسی نے نہیں رکھا۔ عبدالمطلب نے کہا کہ میں نے یہ نام اس لیے رکھا کہ اللہ آسمان میں اور اللہ کی مخلوق زمین میں اس مولود کی حمد اور ثنا کرے گی

بخاری اور مسلم میں [۲] جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
کہ میرے پانچ نام ہیں۔ (۱) میں محمد ہوں۔ (۲) میں احمد ہوں۔ (۳) میں ماحی ہوں
یعنی کفر کا مٹانے والا ہوں (۴) میں حاشر ہوں یعنی لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا۔
یعنی سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا یا یہ معنی ہیں کہ آپ اس روز سب کے امام اور
پیشوا ہوں ہوں گے اور سب آپ کے محتاج ہوں گے۔ [۳] اور (۵) میں عاقب ہوں۔ یعنی
تمام انبیاء کے بعد آنے والا۔ بخاری، ترمذی وغیرہ میں یہ لفظ ہیں انا العاقب الذی لیس
بعدی نبی میں عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ
عاقب کے معنی یہ ہیں الذی ختم اللّٰہ بہ الانبیاء جس پر اللہ نے انبیاء کا سلسلہ ختم فرمایا۔

رضاعت

ابوبکر صدیقؓ نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کی زبان نہایت فصیح ہے آپ نے فرمایا اوّل تو میں قریش میں سے ہوں اور پھر بنی سعد میں میں نے دودھ پیا ہے؟

Till age 4

In Bani Sa'ad



شقِّ صدر

اول بار زمانۂ طفولیت میں پیش آیا جب آپ حلیمہ سعدیہ کی پرورش میں تھے اور اس وقت آپ کی عمر مبارک چار سال کی تھی۔ ایک روز آپ جنگل میں تھے کہ دو فرشتے جبرئیل اور میکائیل سفید پوش انسانوں کی شکل میں ایک سونے کا طشت برف سے بھرا ہوا لے کر نمودار ہوئے اور آپ کا شکم مبارک چاک کر کے قلب مطہر کو نکالا پھر قلب کو چاک کیا اور اس میں سے ایک یا دو ٹکڑے خون کے جمے ہوئے نکالے اور کہا یہ شیطان کا حصّہ ہے۔ پھر شکم اور قلب کو اس طشت میں رکھ کر برف سے دھویا بعد ازاں قلب کو اپنی جگہ پر رکھ کر سینہ پر ٹانکے لگائے اور دونوں شانوں کے درمیان ایک مہر لگا دی۔

Till age 6   With Hazrat Aamina

عبدالمطلب کی کفالت

ام ایمن آپ کو لے کر مکہ حاضر ہوئیں اور آپ کے دادا عبدالمطلب کے سپرد کیا۔
عبدالمطلب آپ کو ہمیشہ ساتھ رکھتے۔ عبدالمطلب جب مسجد حرام میں حاضر ہوتے تو خانہ
کعبہ کے سایہ میں آپ کے لئے ایک خاص فرش بچھایا جاتا کسی کی مجال نہ تھی کہ اس پر قدم
رکھ سکے۔ حتیٰ کہ عبدالمطلب کی اولاد بھی اس فرش کے اردگرد حاشیہ اور کنارے پر بیٹھتی مگر
آپ جب آتے تو بے تکلف مسند پر بیٹھ جاتے۔ آپ کے چچا آپ کو مسند سے ہٹانا چاہتے
مگر عبدالمطلب کمال شفقت سے یہ فرماتے کہ میرے اس بیٹے کو چھوڑ دو خدا کی قسم اس کی
شان ہی کچھ نئی ہوگی۔ پھر بلا کر اپنے قریب بٹھلاتے اور آپ کو دیکھتے اور مسرور ہوتے۔[2]

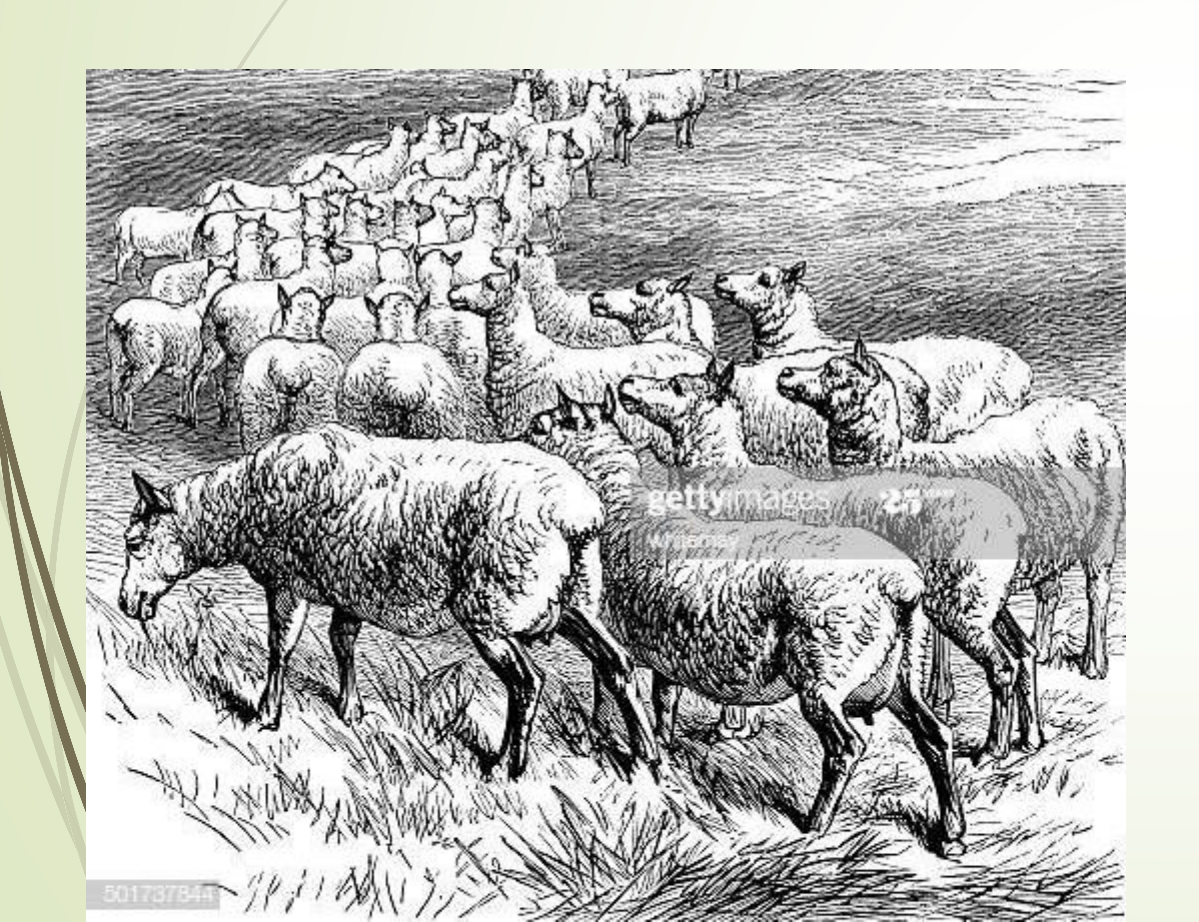
Till age 8 With Abdul Muttalib

عبدالمطلب کا انتقال

دو سال تک آپ اپنے دادا عبدالمطلب کی تربیت میں رہے۔ جب عمر شریف آٹھ سال کو پہنچی تو عبدالمطلب بھی اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ علیٰ اختلاف الاقوال بیاسی یا پچاسی یا پچانوے یا ایک سو دس یا ایک سو بیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور حجون میں مدفون ہوئے۔ ابوطالب چونکہ حضرت عبداللہ کے حقیقی اور عینی بھائی تھے۔ اس لیے عبدالمطلب نے مرتے وقت آپ کو ابوطالب کے سپرد کیا اور یہ وصیت کی کہ کمال شفقت اور غایت محبت سے ان کی کفالت اور تربیت کرنا[۲]

From age 8 till 12

shepherding





آپ ﷺ کا بکریاں چرانا

جس طرح آپ نے حضرت حلیمہ کے یہاں بچپن میں اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرائیں اسی طرح جوان ہونے کے بعد بھی بکریاں چرائیں۔ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ مقام مرّ الظہر ان میں ہم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ تھے کہ وہاں پیلو کے پھل چننے لگے آپ نے فرمایا کہ سیاہ دیکھ کر چنو وہ زیادہ خوش ذائقہ اور لذید ہوتے ہیں ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے (کہ جس سے آپ کو یہ معلوم ہوا۔) آپ نے فرمایا ہاں کوئی ایسا نبی نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں!

From age 12 Trading

شام کا پہلا سفر اور قصہ بحیرا راہب

آپ کا سن بارہ سال کو پہنچ چکا تھا کہ ابو طالب نے قریش کے قافلہ تجارت کے ساتھ شام کا ارادہ کیا۔

Age 15

حربُ الفجار

عرب میں عرصہ سے لڑائیوں کا سلسلہ جاری تھا۔ واقعہ فیل کے بعد جو مشہور معرکہ پیش آیا وہ معرکہ حرب الفجار کے نام سے مشہور ہے یہ معرکہ قریش اور قبیلہ قیس کے درمیان پیش آیا۔ اول قیس قریش پر غالب آئے۔ بعد میں قریش قیس پر غالب آئے بالآخر صلح پر جنگ کا خاتمہ ہوا۔ بعض دنوں میں نبی کریم ﷺ بھی اس لڑائی میں اپنے بعض چچاؤں کے اصرار سے شریک ہوئے مگر قتال نہیں فرمایا۔

Age 15

حلف الفضول میں آپ کی شرکت

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اس معاہدہ کے وقت میں بھی عبداللہ بن جدعان کے گھر میں حاضر تھا اس معاہدہ کے مقابلہ میں اگر مجھ کو سُرخ اونٹ بھی دیئے جاتے تو ہرگز پسند نہ کرتا اور اگر اب زمانہ اسلام میں بھی اس قسم کے معاہدے کی طرف بلایا جاؤں تو بھی اس کی شرکت کو ضرور قبول کروں گا۔

شغلِ تجارت اور امین کا خطاب

داود بن الحصین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ لوگوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس شان سے جوان ہوئے کہ آپ اپنی قوم میں سب سے زیادہ بامروت اور سب سے زیادہ خلیق اور سب سے زیادہ ہمسایوں کے خبر گیراں اور سب سے زیادہ حلیم اور بردبار اور سب سے زیادہ سچے اور امانت دار اور سب سے زیادہ خصومت اور دشنام اور فحش اور ہر بُری بات سے زیادہ دُور تھے اسی وجہ سے آپ کی قوم نے آپ کا نام امین رکھا (اخرجہ ابن سعد و ابن عساکر۔ خصائص کبری ص ۹۱ ج ۱)

عبداللہ ابن ابی الحمساء سے مروی ہے کہ میں نے بعثت سے پہلے ایک بار نبی
کریم ﷺ سے ایک معاملہ کیا میرے ذمہ کچھ دینا باقی تھا۔ میں نے آپ سے عرض کیا
کہ میں ابھی لے کر آتا ہوں اتفاق سے گھر جانے کے بعد اپنا وعدہ بھول گیا تین روز کے
بعد یاد آیا کہ میں آپ سے واپسی کا وعدہ کر کے آیا تھا۔ یاد آتے ہی فوراً وعدہ گاہ پر پہنچا
آپ کو اسی مقام پر منتظر پایا۔ آپ نے صرف اتنا فرمایا کہ تم نے مجھ کو زحمت دی۔ میں تین
روز سے اسی جگہ تمہارا انتظار کر رہا ہوں (سنن ابوداؤد باب العدۃ من کتاب الادب)

عبداللہ بن سائب[1] فرماتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں رسول اللہ ﷺ کا شریک تجارت تھا۔ جب مدینہ منورہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ کو پہچانتے بھی ہو میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔

کنت شریکی فنعم الشریك لاتداری ولا تماری۔	آپ تو میرے شریک تجارت تھے اور کیا ہی اچھے شریک نہ کسی بات کو ٹالتے تھے اور نہ کسی بات میں جھگڑتے تھے۔

قیس بن سائب[2] مخزومی فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں رسول اللہ ﷺ میرے شریک تجارت تھے۔ وکان خیر شریك لایماری ولایشاری[3] آپ بہترین شریک تجارت تھے نہ جھگڑتے تھے اور نہ کسی قسم کا مناقشہ کرتے تھے (اصابہ ترجمہ قیس بن سائب)

Age 25

شام کا دُوسرا سفر اور نسطورا راہب سے ملاقات

حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوئے جب بصریٰ
پہنچے تو ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھے وہاں ایک راہب رہتا تھا جس کا نام نسطورا تھا۔
وہ دیکھ کر آپ کی طرف آیا اور آپ کو دیکھ کر یہ کہا کہ عیسیٰ بن مریم ؑ کے بعد سے لے کر
اب تک یہاں آپ کے سوا اور کوئی نبی نہیں اترا پھر میسرہ سے کہا کہ ان کی آنکھوں میں یہ
سرخی ہے۔میسرہ نے کہا یہ سرخی آپؐ سے کبھی جدا نہیں ہوتی۔راہب بولا۔

هو هو وهو نبیّ وهو اٰخر الانبیاء ۔ یہ وہی نبی ہے اور یہ آخری نبی ہے۔

Age 25

حضرت خُدَیجہ سے نکاح

ابن اسحٰق کی روایت میں ہے کہ حضرت خدیجہ نے آپ کے تمام حالات سفر اور راہب کا مقولہ اور فرشتوں کا آپؐ پر سایہ کرنا ورقہ بن نوفل سے جا کر بیان کیا ورقہ نے کہا کہ خدیجہ اگر یہ واقعات سچے ہیں تو پھر یقیناً محمدؐ اس امت کے نبی ہیں اور میں خوب جانتا ہوں کہ اُمت میں ایک نبی ہونے والے ہیں جن کا ہم کو انتظار ہے اور ان کا زمانہ قریب آ گیا ہے!

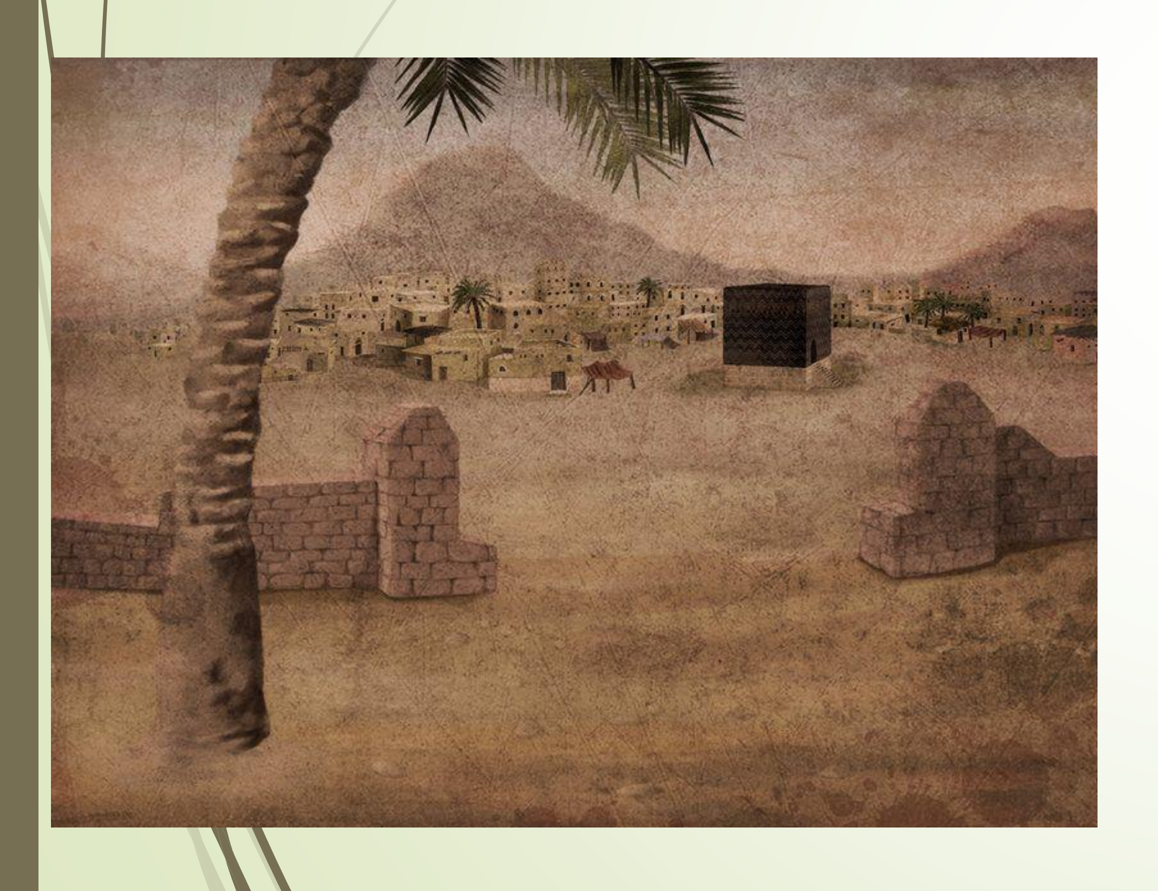
ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھا جس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

اما بعد فان محمد اسمن لایوازن به فتی من قریش الا رجح به شرفا ونبلا و فضلا و عقلا وان کان فی المال قل فانه ظل زائل و عاریة مسترجعة وله فی خَدیجة بنت خُویلد رغبة ولها فیه مثل ذلك [2]

امابعد محمد وہ ہیں کہ قریش میں کا جو جوان بھی شرف اور رفعت اور فضیلت اور عقل میں آپ کے ساتھ تولا جائے تو آپؐ ہی بھاری رہیں گے۔ مال میں اگرچہ آپ کم ہیں لیکن مال ایک زائل ہونے والا سایہ ہے اور ایک عاریت ہے جو واپس کی جانے والی ہے یہ خدیجہ بنت خویلد کے نکاح کی طرف مائل ہے اور اسی طرح خدیجہ آپ سے نکاح کی طرف مائل ہے۔

Age 35

تعمیر کعبہ اور آپ ﷺ کی تحکیم



رسُوم جاہلیت سے خداداد تنفر اور بیزاری

انبیاء و مرسلین اگرچہ نبوت و رسالت سے پہلے نبی اور رسول نہیں ہوتے مگر ولی اور صدیق ضرور ہوتے ہیں اور ان کی ولایت ایسی کامل اور اتم ہوتی ہے کہ بڑے سے بڑے ولی اور صدیق کی ولایت کو ان کی ولایت سے وہ نسبت بھی نہیں ہوتی جو قطرہ کو دریا کے ساتھ یا ذرہ کو آفتاب کے ساتھ ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بارے میں حق تعالیٰ شانہٗ کا یہ ارشاد وَلَقَدْ اٰتَیْنَآ اِبْرٰھِیْمَ رُشْدَہٗ مِنْ قَبْلُ وَ کُنَّا بِهٖ عَالِمِیْنَ

اسی طرح نبی اکرم ﷺ بھی ابتداء ہی سے شرک اور بُت پرستی سے اور تمام مراسم شرک سے بالکل پاک اور منزہ رہے جیسا کہ ابن ہشام کی روایت میں ہے۔

نبی اکرم ﷺ اس حال میں جوان ہوئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت اور نگرانی فرماتے تھے اور جاہلیت کی تمام گندگیوں سے آپ کو پاک اور محفوظ رکھتے تھے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ یہ ہو چکا تھا کہ آپؐ کو نبوت و رسالت اور ہر قسم کی عزت و کرامت سے سرفراز فرمائے۔ یہاں تک کہ آپ مرد کامل ہو گئے اور مروت اور حسن خلق اور حسب ونسب، حلم اور بردباری اور راست بازی اور صداقت وامانت میں سب سے بڑھ گئے اور فحش اور اخلاق رذیلہ سے انتہا درجہ دُور ہو گئے یہاں تک کہ آپؐ امین کے نام سے مشہور ہو گئے۔

حضرت علی سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے عرض کیا گیا کہ آپ نے کبھی کسی بت کو پوجا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں پھر پوچھا گیا کہ کبھی آپ نے شراب پی ہے آپ نے فرمایا کہ میں ہمیشہ سے ان چیزوں کو کفر سمجھتا تھا۔ اگرچہ مجھ کو کتاب اور ایمان کا علم نہ تھا (اخرجہ ابونعیم وابن عساکر)

مسند احمد میں عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت خدیجہ کے ایک ہمسایہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو حضرت خدیجہ سے یہ کہتے سنا کہ خدا کی قسم میں کبھی لات کی پرستش نہ کروں گا۔ خدا کی قسم کبھی عزیٰ کی پرستش نہ کروں گا!

زید بن حارثہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں جب مشرکین بیت اللہ کا طواف کرتے تو اساف[۲] اور نائلہ کو چھوتے تھے ایک بار میں نے آپ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا جب ان بتوں کے پاس سے گذرا تو ان کو چھوا۔ آں حضرت ﷺ نے مجھ کو منع کیا میں نے اپنے دل میں کہا کہ دیکھوں تو سہی کہ چھونے سے ہوتا کیا ہے اس لیے دوبارہ ان کو چھوا آپ نے پھر ذرا سختی سے منع فرمایا کہ کیا تم کو منع نہیں کیا تھا۔ زید فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس کے بعد کبھی کسی بت کو ہاتھ نہیں لگایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا اور آپ پر اپنا کلام اتارا۔

علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ مجھ کو جاہلیت کی کسی بات کا کبھی خیال ہی نہیں آیا۔ صرف دو مرتبہ ایسا خیال آیا مگر اللہ نے بچایا

ایک مرتبہ قریش نے آپ کے سامنے لا کر کھانا رکھا۔ اس مجلس میں زید بن عمرو بن نفیل بھی تھے۔ آپ نے اس کے کھانے سے انکار کیا۔ بعد ازاں زید نے بھی انکار کیا اور کہا کہ میں بتوں کے نام پر ذبح کیے ہوئے جانور اور بتوں کے چڑھاوے نہیں کھاتا میں صرف وہی چیز کھاتا ہوں جس پر صرف اللہ کا نام لیا جائے۔ زید بن عمرو بن نفیل قریش سے یہ کہا کرتے تھے کہ بکری کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے اور اللہ ہی نے اس کے لیے گھانس اُگایا۔ پھر تم اس کو غیر اللہ کے نام پر کیوں ذبح کرتے ہو۔ (فتح الباری ص ۱۰۸ ج ۷ حدیث زید بن عمرو بن نفیل۔)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

فلما نشاء ت بغضت الی الاوثان و بغض الی الشعر[۲]	کہ جب سے میرا نشوونما شروع ہوا اسی وقت سے بتوں کی شدید عداوت اور نفرت اور اشعار سے سخت نفرت میرے دل میں ڈال دی گئی۔

Age 39
True Dreams

بدء الوحی اور تباشیر نبوت

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد علقمۃ بن قیس سے مرسلاً مروی ہے کہ اوّل انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو خواب دکھلائے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب سچے خوابوں سے ان کے قلوب مطمئن ہو جاتے ہیں تب بحالت بیداری ان پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو

ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

أصدقهم رؤيا أصدقهم حديثا۔ | جو شخص اپنی بات میں سب سے زیادہ سچا ہے وہی خواب میں بھی سب سے زائد سچا ہے۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ خواب کے صادق ہونے میں بیداری کے صدق کو خاص دخل ہے اور جو شخص جتنا زائد صادق الکلام ہے اسی قدر نبوت سے قریب ہے اور جس درجہ صدق سے دور ہے اتنا ہی نبوت سے دور ہے اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے کبھی یہ ارشاد فرمایا کہ رؤیائے صالحہ نبوت کا چھبیسواں جزء ہے اور کبھی یہ فرمایا کہ چالیسواں جزء ہے ایک حدیث میں ہے کہ پینتالیسواں جزء ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ پچاسواں جزء ہے ایک اور حدیث میں سترواں جزء ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ چھہترواں جزء ہے۔

بخاری اور مسلم میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت صدیق سے مروی ہے۔

اوّل مابدئ به رسول الله ﷺ من الوحی الرؤیا الصالحة فی النوم فکان لایری رؤیا الا جاءت مثل فلق الصبح۔

ﷺ پر وحی کی ابتدا رؤیائے صالحہ سے ہوئی جو خواب بھی دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو کر رہتا۔

Age 40
Cave Hira

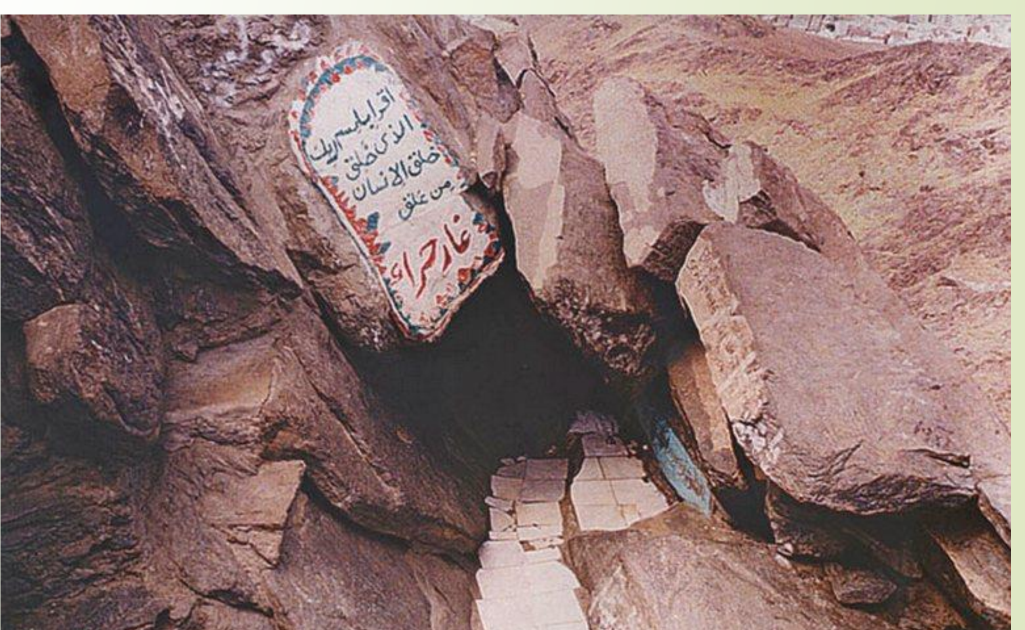
ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

ثم حُبّب الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حِراء۔	پھر آپ کو خلوت اور تنہائی محبوب بنا دی گئی آپ غار حراء میں جا کر خلوت فرماتے۔

یہاں تک کہ جب عمر شریف چالیس [1] سال کو پہنچی تو حسب معمول آپ ایک روز غار حراء میں تشریف فرما تھے کہ دفعۃً ایک فرشتہ غار کے اندر آیا اور آپ کو سلام کیا اور پھر یہ کہا اقرأ پڑھیئے آپ نے فرمایا۔ مَا اَنَا بقاریٔ میں پڑھ نہیں سکتا۔ اس پر فرشتہ نے پکڑ کر مجھ کو اس شدت سے دبایا کہ میری مشقت [2] کی کوئی انتہا نہ رہی اور اس کے بعد چھوڑ دیا اور کہا اقرأ میں نے پھر وہی جواب دیا۔ مَا اَنَا بِقَارِیٔ۔

Cave Hira

Haram



فرشتہ نے پھر تیسری بار مجھ کو پکڑا اور اسی شدت کے ساتھ دبایا اور چھوڑ دیا اور یہ کہا کہ پڑھو۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَاْ
وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ

آپ اپنے پروردگار کے نام کی مدد سے پڑھیے
جو خالق ہے تمام کائنات کا خصوصاً انسان کا
کہ جس کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔
آپ پڑھیے کہ آپ کا رب بہت ہی کریم ہے
جس نے قلم سے علم سکھلایا اور انسان کو وہ چیز
بتلائیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا۔

بعدازاں آپ گھر تشریف لائے اور بدن مبارک پر لرزہ اور کپکپی تھی آتے ہی حضرت خدیجہ سے فرمایا زمّلونی زمّلونی، زمّلونی مجھ کو کچھ اڑھاؤ جب کچھ دیر کے بعد وہ گھبراہٹ اور پریشانی دُور ہوئی تو تمام واقعہ حضرت خدیجہ سے بیان کیا اور یہ کہا کہ مجھ کو اندیشہ ہوا کہ میری جان نہ نکل جائے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ فرمایا۔ آپ کو بشارت ہو آپ ہرگز نہ ڈریئے۔

حضرت خدیجہ آپؐ کو

اپنے ہمراہ لے کر ورقہ کے پاس گئیں اور کہا اے میرے چچازاد بھائی ذرا اپنے بھتیجہ کا حال (یعنی اخودان کی زبان سے) سنئے۔ ورقہ نے آپ سے، مخاطب ہو کر کہا اے بھتیجے بتلاؤ کیا دیکھا آپ نے تمام واقعہ بیان فرمایا۔

فلما سمع کلامه ایقن بالحق و اعترف بـه ؎ (فتح الباری ص ۳۱۷ ج ۱۲ کتاب التعبیر)

ورقہ نے جب آپ کا کلام سُنا تو سنتے ہی حق کا یقین آ گیا کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ بالکل حق ہے اور ورقہ نے اس حق کا اعتراف کیا اور اس کو تسلیم کیا۔

ورقہ نے آپ کا تمام حال سُن کر یہ کہا کہ یہ وہی ناموس ''فرشتہ'' ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر اترتا تھا۔ کاش میں تمہارے زمانہ پیغمبری میں قوی اور توانا ہوتا جب کہ تمہاری قوم تم کو وطن سے نکالے گی یا کم از کم زندہ ہی ہوتا۔ آپ نے بہت تعجب سے فرمایا کیا وہ مجھ کو نکالیں گے۔ ورقہ نے کہا ایک تم ہی پر موقوف نہیں جو شخص بھی پیغمبر ہو کر اللہ کا کلام اور اس کا پیام لے کر آیا لوگ اسی کے دشمن ہوئے اگر میں نے آپ کا وہ زمانہ پایا تو میں نہایت زور سے آپ کی مدد کروں گا مگر کچھ زیادہ دن گزرنے نہ پائے کہ ورقہ کا انتقال ہو گیا۔



Ibrahim (a)

Unprotected

ForeFathers

Muhammad (s.a.w.)

Protected

Today

REVE



PROPHET MUHAMMAD

صلّى الله عليْه وعلى آله وصحْبه وسلّم

وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ

وَإِنَّ الأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا

وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ

"The learned ('ULAMA) are the heirs of the Prophets, and the Prophets leave neither dinar nor dirham, leaving only knowledge, and he who takes it takes an abundant portion."

(Hadith reported by Abu Dawud)

(۹) علامہ طیبی طیّب اللہ ثراہ۔ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ سورۂ اقرأ کی نازل شدہ آیتوں میں آپ کے اس کے شبہ کے جواب کی طرف اشارہ ہے کہ مآ انَا بِقَارِئٍ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں وہ یہ کہ بے شک تم پڑھے ہوئے نہیں مگر اپنے رب کے نام پاک کی اعانت اور امداد سے پڑھو سب آسان ہو جائے گا اور سمجھ لو کہ حق جل شانہٗ کسی کو علم کتاب اور قلم کے واسطہ سے عطا فرماتے ہیں جس کو اصطلاح میں علم کتابی کہتے ہیں علم بالقلم میں اسی طرف اشارہ ہے اور کسی کو براہ راست بغیر اسباب ظاہری کے وساطت کے علم عطا فرماتے ہیں جس کو اصطلاح میں علم لدنی کہتے ہیں اور علم الانسان مالم یعلم میں اسی طرف اشارہ ہے خلاصۂ جواب یہ ہے کہ اگرچہ آپ پڑھے ہوئے نہیں مگر حق جل وعلا کی قدرت بہت وسیع ہے بغیر اسباب ظاہری کی وساطت کے بھی جس کو چاہتا ہے علوم و معارف سے سرفراز فرماتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ آپ کو بھی علم و معرفت عطا فرمائے گا۔ کما قال تعالیٰ

وَ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْماً ؕ	اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ باتیں بتلائیں کہ جن کو آپ بغیر خدا کے بتلائے از خود جان بھی نہیں سکتے تھے اور اللہ کا فضل آپ پر بہت ہی بڑا ہے۔

Hidayat / Correct Knowledge

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَٱسْتَمِعُوا۟ لَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ
لَن يَخْلُقُوا۟ ذُبَابًا وَلَوِ ٱجْتَمَعُوا۟ لَهُۥ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا
يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلْمَطْلُوبُ (٧٣)

مَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ (٧٤)

ٱللَّهُ يَصْطَفِى مِنَ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ ٱلنَّاسِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ (٧٥)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ (٧٦)

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱرْكَعُوا۟ وَٱسْجُدُوا۟ وَٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمْ وَٱفْعَلُوا۟ ٱلْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ (٧٧)

Hidayat / Correct Knowledge

To Believe in

- Tauheed
- Risaalat
- Aakhirat

Then

- Follow Sharia'ah

قُلۡ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٞ مِّثۡلُكُمۡ
يُوحَىٰٓ إِلَيَّ
أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمۡ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞۖ
فَمَن كَانَ يَرۡجُواْ لِقَآءَ رَبِّهِۦ
فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلٗا صَٰلِحٗا وَلَا يُشۡرِكۡ
بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدَۢا

This was the mission of the Prophet Mohammad pbuh

توحید ورسالت کے بعد سب سے پہلا فرض

اسامہ بن زید اپنے باپ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابتداء بعثت ونزول وحی کے وقت جبرئیل میرے پاس آئے اور وضوء اور نماز کی مجھ کو تعلیم دی۔

سابقین اوّلین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

عثمان بن عفان

اور زبیر بن عوام اور عبدالرحمٰن بن عوف اور طلحہ بن عبیداللہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہ اعیان قریش اور شرفاء خاندان آپ کے ہاتھ پر اسلام لائے۔

Till Age 43

Worshipping in Secrecy

جب نماز کا وقت آتا تو آپ کسی گھاٹی یا درہ میں جا کر پوشیدہ نماز پڑھتے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ اور حضرت علی کسی درہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ یکا یک ابوطالب اس طرف آ نکلے۔ حضرت علی نے اس وقت تک اپنے اسلام کو اپنے ماں باپ اور اعمام اور دیگر اقارب پر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا ابوطالب نے آں حضرت ﷺ سے مخاطب ہو کر دریافت کیا کہ اے بھتیجے یہ کیا دین ہے اور یہ کیسی عبادت ہے آپ نے فرمایا اے چچا یہی دین ہے اللہ کا اور اس کے تمام فرشتوں کا اور پیغمبروں کا اور خاص کر ہمارے جدامجد ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا دین ہے اور اللہ نے مجھ کو اپنے تمام بندوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ سب سے زیادہ آپ میری نصیحت کے مستحق ہیں کہ آپ کو خیر اور ہدایت کی طرف بلاؤں اور آپ کو چاہیے کہ آپ سب سے پہلے اس ہدایت اور دین برحق کو قبول کریں اور اس بارہ میں میرے معین اور مددگار ثابت ہوں۔

ابوطالب نے کہا اے بھتیجے میں اپنا آبائی مذہب تو نہیں چھوڑ سکتا لیکن اتنا ضرور ہے کہ تم کو کوئی گزند نہ پہنچا سکے گا۔

Till Age 43

Closer to Allah SWT

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلۡمُزَّمِّلُ (١)
قُمِ ٱلَّيۡلَ إِلَّا قَلِيلاً (٢)
نِّصۡفَهُۥٓ أَوِ ٱنقُصۡ مِنۡهُ قَلِيلاً (٣)
أَوۡ زِدۡ عَلَيۡهِ وَرَتِّلِ ٱلۡقُرۡءَانَ تَرۡتِيلاً (٤)
إِنَّا سَنُلۡقِى عَلَيۡكَ قَوۡلاً ثَقِيلاً (٥)
إِنَّ نَاشِئَةَ ٱلَّيۡلِ هِىَ أَشَدُّ وَطۡـًٔا وَأَقۡوَمُ قِيلاً (٦)
إِنَّ لَكَ فِى ٱلنَّهَارِ سَبۡحًا طَوِيلاً (٧)
وَٱذۡكُرِ ٱسۡمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلۡ إِلَيۡهِ تَبۡتِيلاً (٨)
رَّبُّ ٱلۡمَشۡرِقِ وَٱلۡمَغۡرِبِ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱتَّخِذۡهُ وَكِيلاً (٩)

Till Age 43

Allah SWT changes people's hearts

عفیف کندی حضرت عباسؓ کے دوست تھے عطر کی تجارت کرتے تھے۔ اسی سلسلہ

حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ میں بغرض تجارت بصری گیا ہوا تھا ایک روز بصری کے

بازار میں تھا کہ ایک راہب اپنے صومعہ میں ہے سے یہ پکار رہا تھا کہ دریافت کرو کہ ان

لوگوں میں کوئی حرم مکہ کا رہنے والا تو نہیں۔ طلحہ نے کہا کہ میں حرم مکہ کا رہنے والا ہوں۔

راہب نے کہا کہ کیا احمد (ﷺ) کا ظہور ہو گیا۔ میں نے کہا احمد کون (ﷺ) راہب

سابقین اولین میں سے ہیں چوتھے یا پانچویں مسلمان ہیں! اسلام لانے سے پیشتر

یہ خواب دیکھا کہ ایک نہایت وسیع اور گہری آگ کی خندق کے کنارے پر کھڑا ہوں میرا

ید مجھ کو اسکی طرف دھکیلنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ ناگہاں رسول اللہ ﷺ تشریف

ے اور میری کمر پکڑ کر کھینچ لیا۔ خواب سے بیدار ہوا اور قسم کھا کر میں نے یہ کہا واللہ

یہ خواب حق ہے۔

اسلام جعفر ابن ابی طالب رض

اسلام عفیف کندی رضی

اسلام طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسلام سعد بن ابی وقاص رض

اسلام خالد بن سعید بن العاص

اسلام عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

Daar e Arqam